

Registered L. No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۷) مطبوعہ ۲۴ - نومبر سنہ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

خبر ہے کہ روس میں سلطنت کے اور باغیوں کے درمیان کشمکش شروع ہوگئی ہے قریب ۵۹ ہزار آدمیوں نے ملازمت سے کنارہ کرلیا ہے۔ **سینٹ** پیٹرزبرگ میں ہر لحہ ایک ہولناک بلوے کا خوف لگا رہتا ہے۔ اور حالت ایسی خطرناک ہے کہ سفیر برطانیہ مجبوراً مستورات وغیرہ کے وہاں سے روانہ کردینے کا انتظام کررہے ہیں۔ اور جو باقی ہیں وہ اپنا انتظام خود کریں۔ **برطانیہ** میں ایک جرمن کمیٹی فراہم ہوئی ہے کہ اُن اٹھارہ ہزار اسیران جاپان کو اشیاء آسائش بہم پہنچاوے جو حال ہی میں براہ جرمن روس سے واپس آرہے ہیں۔ **۱۶** رنومبر کی صبح کو چھائی بنوں کی سرحد پر ایک غازی نے بریگیڈ میجر کپتان ڈونلڈسن صاحب کے گولی ماری۔ گولی کپتان صاحب کے پھیپھڑے میں لگی۔ غازی گرفتار ہوگیا۔ **سرکنور** ہرنام سنگھ نے جالندھر سے ذیل کا تار شہزادہ صاحب کی خیر مقدم کا بھیجا "ہندوستانی مسیحوں کا گروہ اپنے رائیل ہائینس دی پرنس اینڈ پرنسس آف ویلز کی ہند میں تشریف آوری پر دلی اور پُر وفا خیر مقدم کہتا ہے" اس کے جواب میں سر ڈبلیو لارنس صاحب بہادر بمبئی سے جواب دیتے ہیں "پرنس اینڈ پرنسس آف ویلز مجھے ہدایت کرتے ہیں کہ میں آپکی تہنیت کا شکر ادا کروں"۔ **سینٹ** پیٹرزبرگ ماسکو ریلوے میں بھی سٹرائیک ہوگیا ہے۔ **روس** سے عموماً خبریں آرہی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دار الخلافہ میں اور تمام ملک میں حالت بدترین ہوتی چلی جارہی ہے۔ ماسکو میں اگرچہ ملازمان سٹرائیک کی حمایت نہیں کرتے تو بھی پولنڈ کے ساتھ ہمدرد ہیں۔ **روسی** یہودیوں کے ریلیف کے لئے جو لنڈن میں فنڈ جمع ہورہا ہے وہ معہ اس روپیہ کے جو امریکہ سے آیا ہے وہ ایک لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ تک پہنچ گیا ہے۔ **لارڈ** رابرٹس نے ایک موقع پر یہہ کہا کہ اگر ہند کے باشندے یہہ یقین کریں کہ انگلستان کو اپنے حدود کی حفاظت کے لئے جاپان کی مدد کی ضرورت ہے تو یہہ ہماری موجودہ حالت کے لئے ایک امر خطرناک ہوگا۔ **انگلستان** کے بیکاروں کے لئے جو چندہ جمع کیا جارہا ہے اسکی تعداد اب ۴۰ ہزار پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔ **ڈنمارک** کے شہزادہ پرنس چارلس نے علانیہ ناروے کی حکومت قبول کرلی ہے۔ **ڈنمارک** کا شہزادہ پرنس چارلس اور شہزادی موڈ ۲۵ ماہ حال کو کرسچیانا میں داخل ہوگئے۔ اس موقع پر ایک ساحلی قصبہ میں بڑی خوشی ہوئی اور ناروے جہاز بھیجا ہے تاکہ اُن جہازوں کے ہمراہ جنمیں شہزادہ اور شہزادی صاحبان کوپن ہیگن سے کرسچیانا کو آئینگے۔ **۱۶** ار - نومبر کی ہے کہ آج تیسرے پہر جب ملک معظم ہند میں شکار کھیل رہے تھے تو اتفاق سے انکا پیر چھوندر کی ایک بل پر پڑ گیا جس سے انکی دہنی ٹانگ میں ضرب آگئی ہے۔ **سینٹ** پیٹرزبرگ کے ملازمان نے فوجی سپاہیوں کو اپیل کی ہے کہ تم بھی سٹرائیک کرو اور اپنے اپنے افسروں کی نافرمانی کرو اور کشمکش کرنے والے لوگوں کے ساتھ ملجاؤ۔ **۱۹** ار کی صبح کو ایک جہاز سوتھمپٹن سے سینٹ مالو کو جاتا ہوا فرانس کے ساحل سے دور غرق ہوگیا۔ اہالیان جہاز میں سے ۱۳۳ سے کم ہلاک نہیں ہوئے اور صرف پانچ بچ گئے۔ **۱۸** ار نومبر کی خبر ہے کہ ملک معظم کی صحت اچھی ہے۔ ہمدردی کی بہت سی تاریں انہیں موصول ہوئی ہیں۔ **ایک** جرمن تارپیڈو بوٹ ایک کروزر کے ساتھ ٹکرا کر کائیل کے نزدیک غرق ہوگئی اُس کے ایک افسر اور ۳۲ آدمیوں کا پتہ نہ ملا۔ **گلاسکو** میں ایک مکان میں آگ لگ جانے کے سبب سے ۳۹ آدمیوں کی جانیں تباہ ہوگئیں۔ **انگلستان** کے بیکاروں کی گذران کے فنڈ میں لارڈ ماونٹ سٹیفن نے دس ہزار پونڈ عطا کئے ہیں۔ **ڈیوک** آف کناٹ معہ ڈچس اور شہزادی پاٹریکا کے ۲۳ ر دسمبر کو جنوبی افریقہ کی سیر کے لئے جانے والے ہیں اور مارچ کو واپس انگلستان آجاوینگے۔ **پانسو** روسی اسیروں نے جو ولاڈیوسٹک کو واپس آرہے تھے۔ ناگاساکی میں بغاوت کے نشان ظاہر کئے۔ اس وجہ سے ایک سو جاپانی پولیس اُن جہازوں پر سوار کیگئی اور وہ جہاز انکی زیر نگرانی ہے۔ **ناروے** کے نئے بادشاہ شہزادہ چارلس کا نام ہاکن ہفتم ہوگا۔ **۱۸** ار نومبر کو بمبئی میں لارڈ کرزن اور لارڈ منٹو کے الوداعی اور خیر مقدمی سپیچیں ہوئیں۔ **کوہ** مری میں پٹھان لوٹیروں نے ایک پولیسمین کو مار ڈالا۔ دو اور آدمی زخمی کئے بدمعاش فرار ہوگئے ان کے لئے پولیس کی طرف سے ۵۰۰ کا انعام شائع کیا گیا ہے۔ **محمود** آباد کے عالیجناب راجہ علی محمد خان بکیم جنوری کو بدست لاٹ صاحب مسند نشین کئے جاوینگے۔ **جدید** مرتب شدہ بنگالہ میں طرح طرح کی غلط افواہوں سے فساد پیدا کرنیکی کوشش ہے۔ **ایک** افواہ یہہ ہے کہ سرکاری حکم ہے کوئی غیر ملک کا مال نہ خریدے ورنہ سزا پائے گا۔ ایک یہہ کہ تمام صوبہ میں بندوبست استمراری توڑ دینگے۔ وغیرہ وغیرہ گوناگون افواہیں۔ ایسی افواہوں کی تردید میں لاکھوں اشتہار بنگلہ زبان میں جابجا تقسیم کررہے ہیں منجانب سرکار۔ **رنگون** کالج کے پالی زبان کے لائق پروفیسر جمس گرے۔ مرگئے ۳۲ سال سے سررشتہ تعلیم میں تھے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

امریکن پریسبیٹرین مشن لودیانہ کے متعلق تبدیلیاں۔ اِس سالیانہ مشن میٹنگ میں جو اس ماہ کے آغاز میں منعقد ہوتی رہی تھی ایک مشنری صاحبان کی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ازانجملہ ایک یہہ ہے پادری آر ڈی۔ ٹریسی صاحب جو یہاں کے مشن سکول کے پرنسپل ہیں بجائے پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب کے جو فرلو پر جا رہے ہیں نورافشان کی ایڈیٹری پر مامور ہوئے ہیں۔ آپ اِس کام کو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء سے اپنے تفویض میں لینگے۔ پادری جے۔ این۔ ہائڈ صاحب لودیانہ مشن ڈسٹرکٹ اور بعض دیگر امور جو ویری صاحب کے متعلق تھے وہ بھی اپنے ہاتھ میں لینگے۔ پادری اے۔ بی کیلسو صاحب معہ مسز کیلسو پادری یو۔ ایس جی۔ جونس صاحب کی جگہ ڈیرہ دون مشن کا چارج لیں گے کیونکہ موخرالذکر صاحب بھی فرلو پر تشریف لے چلے ہیں۔ پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب اپنی پرانی خدمت پر جالندھر شہر میں تعین ہوگئے ہیں۔

معجزات مسیح۔ از پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے لاہور۔ قیمت ۴ر قابل الحصول از پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور۔ یہہ کتاب سو سے زیادہ صفحوں کی ہے اور اس کتاب کا جواسی نام کی ہے جس کا ریویو ہم گذشتہ کی اشاعت میں کر چکے ہیں مقدمہ ہے۔ یہہ کتاب نہایت ہی مدلل اور عالمانہ ہے۔ اسمیں معجزہ کی ماہیت۔ غرض۔ امکان۔ معجزہ اور قانون قدرت۔ سچے اور جھوٹے معجزات۔ معجزات پر تواریخی شہادتیں وغیرہ وغیرہ کا مفصل بیان ہے اور ان کے ہر ایک ضروری پہلو پر فاضلانہ اور محققانہ تحقیق اور تدقیق کی گئی ہے ہر کتاب کی خوبی دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اِس کتاب کے مطالعہ کرنے سے مناددوں کو اسوقت خاطر خواہ مدد ملسکتی ہے۔ جبکہ مخالف معجزات کے خلاف اقسام اقسام کے سوالات کرتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے منادایک گونہ عمدہ اور معقول جواب دیسکتا ہے۔ منادوں اور پادریوں اور اُن تمام مذاہب کے ہادیوں اور اپالجسٹوں کے لئے نہایت ضروری کتاب ہے جو معجزات کی حمایت کرتے اور انکو اپنی دینی کتاب کے الہامی ہونے کے قایل اور پرچارک ہیں۔

تاویل القرآن۔ مصنفہ مصنف ضربتہ عیسوی قیمت فی مجلد ۴ر پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ اِس کتاب میں لائق مصنف نے قرآن کی صحیح تفسیر کا قطعی اور لاجواب اصول قائم کیا ہے۔ اور بدلائل یہہ ثابت کردیا ہے کہ قرآن ایک مکمل اور آزاد کتاب نہیں ہے اور وہ بائبل کا ایک جزو متعلقہ ہے۔ قرآن کی تفسیر خود قرآن سے یا احادیث صحیحہ یا اقوال صحابہ سے نہیں ہو سکتی بلکہ بائبل کی استعانت سے ہو سکتی ہے۔ اس امر کو بدلائل ثابت کیا ہے۔ خود قرآن سے اور مستند علما، وفضلا محمدیہ سے اقتباس دیکے اس امر کو روز روشن کی طرح واضح کردیا ہے۔ اس مضمون کے متعلق دیگر مفید امور کی بھی ہر پہلو سے بحث کی ہے اِس رسالہ کی غرض یہہ معلوم ہوتی ہے کہ محمدی اور مسیحی اگر باہم مل جاویں تو اِس سے محمدیوں کو بڑی مدد ملیگی ورنہ بغیر ملنے کے وہ قرآن سے منکر ہیں اور بروئے قرآن وہ کبھی بھی مومنین میں شمار نہیں ہو سکتے۔ علاوہ اِس کے قرآن کی تالیف کی سچی تاریخ ناظرین کے سامنے رکھدی ہے۔ جو نہایت دلکش اور مفید ہے محمدیوں کو صراط المستقیم پر چلانیکے لئے سچا۔ وفادار اور طاقتور رہنما تمام محمدی اور مسیحی مباحثوں کا ثقہ نقصال اور ہر طرح کی سخت کلام اور طعن وتشنیع۔ اور ناحق کی نکو ہیم الفاظوں سے حرہ ہے۔ آپ بڑے منصف مزاج۔ دقیقہ سنج راست گو۔ صاحب دلیل محقق ہیں۔ ہم مصنف صاحب کو محمدی مباحثہ کی نظر سے خاتم المباحثین وسید المناظرین زبردست حامی دین ملت ودین کا خطاب دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مسیحی منادوں اور محمدی مفسرون اور واعظوں کے لئے سچا رہنما ہے ناظرین تحقیق کے شائقین اِس کتاب کو ضرور منگوائیں۔

عدالتہائے ہند میں مقدمات۔ ہندمیں مقدمات برابر استواری بڑھتے جاتے ہیں گذشتہ پانچ سالوں کے درمیان مقدمات عدالتی کی فہرست حسب ذیل ہے۔ سنہ ۱۸۹۹ء میں ۱،۷۳،۵۶۲ تھی مگر سنہ ۱۹۰۳ء میں ۱،۷۷،۹۹۵ تھی۔ انمیں سے بنگال اول درجہ پر ہے جسمیں ۵۸،۸۸۴ اور مدراس میں ۳۴،۱۱۳ تھے۔ پنجاب میں ۲۱،۶۲۲ بمبئی میں ۱۶،۱۹۱ مقدمہ تالگان کی کل تعداد ۳،۳۶۳،۰۵ تھی جنمیں سے ۳۲،۰۸۰ مقدمات بنگال کے لیکن گر ہم انمیں سے بھی بنگال کے مقدمات علیحدہ کر دیں تو بھی بنگال کا نمبر فہرست میں سب سے اول ہوتا ہے۔ ان مقدمات کی کل زر وصول شدہ سنہ ۱۹۰۳ء میں ۳۸،۷۵۵،۱۵۲ روپیہ تھے۔ مگر انمیں سے بنگال میں ۳۹۲،۳،۴۴،۴۴،۱۱ روپیہ اور مدراس میں ۱،۴۸،۳۵،۰۶۲ روپیہ تھے اور یہہ امر بھی غور طلب ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ء میں بنگال کے درمیان ۱۳۲،۹۳۶ مقدمات ایسے دائر ہوئے جنکی قیمت دس روپیہ سے نیچے تھی اور ۹۶،۳۴۳،۳۱۳ ایسے تھے جنکی قیمت دس روپیہ سے اوپر مگر پچاس سے کم تھی۔ ان مقدمات میں سے غالباً نہ تو فریقین کو فائدہ ہوا اور نہ ہی عدالتوں کو۔ اور بنگال کے ۴،۸۸۵،۰ مقدمات میں سے ایسے مقدمات ۴۲،۶۴،۳۶۲ ہیں۔ اِس فہرست سے ثابت ہوتا ہے کہ بنگال مقدمات میں دیگر تمام صوبجات ہند سے گوئے سبقت لیگیا ہے۔ وہ تمام ہند میں سب سے زیادہ مقدمہ باز صوبہ ہے اِس سے اِسکی اخلاقی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے گویا ہر قسم کے دنگے فساد کا مرکز۲

۲ بنگال ہے بمبئی مقدمات کے لحاظ سے سب سے ادنیٰ درجہ پر مدراس دوسرے درجہ پر اور پنجاب تیسرے درجہ پر۔ بنگال کی حالت پر افسوس ہے۔

ہز رائیل ہائینس دی پرنس اینڈ پرنسس

آف ویلز ۲۸ نومبر بروز منگل ۵ بجے شام کو وارد لاہور ہونگے۔ ریلوے سٹیشن پلیٹ فارم پر ہز ہائینس دی لفٹنٹ گورنر اور ایک محدود تعداد افسران کی اور دیگر جنٹلمین آپکا خیر مقدم کرینگے۔ اُن سب جنٹلمینوں کو دعوتی ٹکٹ دئیے جائینگے ؎

ریلوے سٹیشن کے مدخل ہال کے ہر دو طرف ۴۲ لیڈیوں کے لئے کرسیاں لگی ہوئی ہوں گی تمام لیڈیاں بذریعہ ٹکٹ داخل ہو سکینگی ؎

کل شاہی جلوس معہ لفٹنٹ گورنر گاڑیوں پر سوار ہو کر لنڈا بازار اور گول سڑک سے ہو کر قلعہ کی پریڈ گراؤنڈ کو تشریف لیجاوینگے۔ آپ کے پیچھے پیچھے دیگر افسران گاڑی پر سوار ہمرکاب ہوں گے۔ قلعہ کی پریڈ گراونڈ کی سڑک کی ایک طرف پنجاب چیفس کیمپ معہ متعلقین آراستہ ہوگا۔ اور دوسری طرف لاہور۔ جالندھر۔ راولپنڈی اور ملتان ڈویژن کے بڑے بڑے دیسی شرفا فراہم ہونگے۔ وہاں سے ڈسٹرکٹ آفسروں اور گورنمنٹ کالج سے ہوتے ہوئے انارکلی باغات کو جائینگے ؎

یہاں پر شاہی سواری ٹھہریگی اور شاہی خاندان کو لاہور کے میونسپل کمشنران جو باغات میں جمع ہونگے ایڈرس دینگے۔ وہاں سے جلوس گورنمنٹ ہوس کو جائے گا ؎

گورنر ہوس میں شاہی ضیافت ہوگی۔ لارنس اور منٹگمری ہالوں میں دیسی شرفا کی ملاقات ہوگی ؎

۲۹ تاریخ بدھ کے روز شہزادہ صاحب کا زیادہ تر وقت لاہور میں بڑے بڑے حکام کی ملاقات میں صرف ہوگا۔ اور کھانے سے پہلے قلعہ کی عمارت کا ملاحظہ کرینگے تیسرے پہر ڈفرن ہسپتال کا معائنہ کرینگے۔ رات کے وقت شالامار باغ میں آتشبازی کا نظارہ دیکھینگے ؎

جمعرات کو دوپہر سے پہلے مختلف حکام کا معائنہ کرکے سہ پہر کو ایچیسن کالج کا ملاحظہ کرینگے۔ شام کے کھانے کے بعد شاہی جلوس کی دعوت اِس صوبہ کے برطانوی مقیمان کیطرف سے ہوگی ؎

یکم دسمبر جمعہ کے دن دس بجے دن کے ایچراکے میدان میں امپیریل سروس ٹروپ کی پریڈ دیکھینگے سہ پہر کو لیڈی ریواز اپنے شاہی مہمانوں کی شان میں گورنمنٹ ہوس میں ایک گارڈن پارٹی دینگے۔ شام کے وقت جو برجی میں اُس آتشبازی کا ملاحظہ ہوگا جو استقبالی کمیٹی کیطرف سے ہوگی۔ کھانے کے بعد شاہی گروہ ساڑھے دس بجے رات کو معہ اپنے جلوس کے پشاور روانہ ہو جائینگے ؎

ہند کیلئے دعا کا دن۔ چند برسوں کا عرصہ ہوتے آیا ہے کہ کلیسیائیں تمام ہند کے لئے دعا مانگنے کا دستور چلا آتا ہے جس کے لئے وقتاً فوقتاً خاص دن مقرر ہوتے رہے ہیں۔ پہلے تو ماہ نومبر کا تیسرا اتوار مقرر تھا لیکن چونکہ چرچ آف انگلینڈ میں ۳۰ نومبر کا دن یا کوئی اور دوسرا دن جو مقدس اندریاس کے دن کا تہوار آکر پڑتا ہے قریب تیس سال سے مشنوں کے لئے سفارشی دعاؤں کا دن مانا جارہا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ تیس نومبر کا دن ان کاموں کے لئے موزوں دن نہ تھا۔ مگر اس تاریخ کے بجائے نومبر کا چوتھا اتوار مقرر کرنے سے یہ مشکل رفع ہو جاتی ہے۔ اور بڑے وثوق سے توقع کی جاتی ہے کہ جن کلیسیاؤں میں چرچ آف انگلینڈ کے دستورات عمل میں آتے ہیں اُن میں اس سے پہلے کا اتوار اس مقصد کے لئے زیادہ موزوں دن ہوگا۔

ضروری امر ہے کہ ہم کھیت کے مالک کی منت کریں کہ وہ اپنے کھیت میں مزدور بھیجے"۔ اور اس مطلب کے لئے کوئی نہ کوئی خاص دن مقرر کیا جائے تاکہ ہند کے مسیحیوں اور غیر مسیحیوں۔ ادنیٰ و اعلیٰ۔ جنگی اور ملکی ہر صیغوں اور ہر محکموں۔ اور دیگر تمام اقوام ہند کے لئے ایک دن اور ایک وقت نہ صرف مشنری اور پاسٹر صاحبان ہی بلکہ کل مسیحی لوگ ملکر اور ایک دل ہو کر دعا کریں کہ وہ اپنی تمام روحانی اور جسمانی برکات کی بارش اِس ہندوستان کے کھیت پر برساوے جس سے خدا کے جلال کے لئے بیش بہا ثمرات پیدا ہوں۔ وہ مضامین جنکی بابت دعا کرنے کی سفارس کیجاتی ہے ذیل میں مسطور ہیں۔

۱۔ ہند کی مسیحی کلیسیا کی پاکیزگی اور بیداری کیلئے۔

۲۔ تمام گذشتہ گناہوں اور خطاؤں کے اقرار اور سچی توبہ کی روح کے لئے۔

۳۔ ہند کی تمام ہندو اور محمدی جماعتوں کے لئے دعا تاکہ وہ راہ اور حق اور زندگی کے عرفان تک پہنچ جاویں۔

۴۔ ہند کے تمام طلبا اور جوانوں کے لئے تاکہ اُن کو مسیح کا اقرار اور اُس کی خدمت کرنے کی رغبت دلائی گئی ؎

۵۔ ہند کی مستورات کے لئے۔ خواہ وہ گھروں میں ہوں خواہ زنان خانوں میں۔ تمام بیوگان کے لئے اور مدرسوں کی لڑکیوں کے لئے اور تمام متلاشی عورات کے لئے۔ تاکہ وہ مسیح کا اقرار کریں مستحکم ہوں اور بچ جاویں ؎

۶۔ ہند کے تمام بچوں کے لئے۔ تمام سنڈے سکولوں کے لئے۔ کرسچن ڈے سکولوں اور ان کے استادوں کیلئے۔

۷۔ تمام یورپین اور انگلو انڈین جماعتوں کے لئے تاکہ وہ مسیح کی خاطر معقول زندگی بسر کریں اور اچھا اقرار کریں ؎

۸۔ تمام مشنریوں۔ مشن کے کارندوں۔ پاسٹرل کیٹی کسٹوں۔ اور استادوں کے لئے تاکہ وہ خدمت کے لئے روح القدس اور طاقت سے معمور ہو جاویں ؎

۹- ان دس کروڑ آدمیوں کے لئے جو ہند میں ہیں اور ابھی تک انجیل سے مستفید نہیں ہوئے- اور اُس نئی مشنری تحریک کے لئے جو انڈین چرچ میں ہے- تاکہ وہ ہند میں انجیل کی بشارت دینے میں اپنی ذمہ داری پر بیدار ہو جاوے ؛

۱۰- ہند کی کلیسیا میں- اپنے گناہوں سے قایل ہوئے اپنے آپکو پاک وصاف کرنے مسیح کا اقرار کرنے- اور خدمت میں یگانگت اور قدر حاصل کرنے کا ریوایول پیدا ہو ؛

لارڈ کرزن نے ہند کیلئے کیا کیا ؟

انڈین سپکٹیٹر نے یہی سوال کیا اور اس کا جواب حسب ذیل دیا ہے کہ اگر ہندوستان کے اخباروں کا اعتماد کیا جاوے تو واپس جانے والے ویسرائے نے ہند کے لئے کچھ اس قسم کی مفید کام کئے ہیں ؛

معاملہ اراضی کا ایک نہایت ہی نرم اور آسان کوڈ جاری کیا- خصوصاً قحط کے موسموں میں کسطرح زمینداروں سے برتاؤ کرنا چاہئے- زراعت کو بہت ترقی دی- اور بڑے بڑے تقاوی اور قرضے دے دیکر اُن لوگوں کو معاملہ کی زیر باری سے سبکدوش کردیا- اور اس کے متعلق انسٹیچیوشنس اور سوسائٹیز قائم کیں ؛

پلیگ کے بارے میں سب سے بڑی کوشش کی اور ملائمت کے ساتھ ٹیکے وغیرہ کا انتظام کیا اور میونسپلٹیوں اور لوکل بورڈوں کو بڑی امداد دی- اور ان کارہائے نمایاں کے ذریعہ سے عوام میں اتنا بڑا اعتبار جمایا ؛

اس نے اپنی حکومت میں قریب بیس کروڑ روپیہ ٹیکس کم کردیا-

اس نے اپنے عہد میں یورپین اور دیسیوں کے اور افسران اور غیر افسران کے درمیان یکسان انصاف کرنے میں ازحد کوشش کی- ہریا کی عورت کا مقدمہ ہند میں مستورات کی قدرومنزلت کے انکشاف اور ترقی کا جو اس دلیسرا سے پہلے کبھی ظہور میں نہیں آئی ایک دلبری بخش ثبوت ہے کہ ہم یوروپین رعایا کے مساوی اور ہمپلہ ہیں لارڈ کرزن نے ہندوستان کی صنعت وحرفت اور فنوں کی بڑی حفاظت کی اور ہمارے آثار قدیمہ کی بڑی حفاظت کی جس کے لئے انہوں نے سوسائیٹیاں قائم کیں ؛

انہوں نے اپنی دانائی اور فراست سے سرحد کی پالیسی کو عمل میں لاکر کروڑوں روپیہ اور ہزاروں آدمیوں کی جان بچائی- اور چھوٹی چھوٹی سرحدی لڑائیوں اور مہموں کا فوری واقعی انسداد کیا-

لارڈ کرزن نے جہان تک ان کے لئے ممکن تھا بذات خود چپراسی سے لیکر سب جج اور ڈپٹی کمشنر تک کے مظالم اور شکایتوں کی تحقیقات کی- اس نے اور دفتروں کے لازموں کی حیثیت اور امیدوں کو بہت ہی دوبالا کیا-

لارڈ کرزن نے تعلیم کی ہر شاخ میں بڑی فیاضی کے ساتھ حمایت کی-

پولیس- ریلوے اور آبپاشی کے متعلق انہوں نے سعی بلیغ اور عمدہ عمدہ تجاویز کرکے رعایا کو بہت فائدہ پہنچایا- اور اس مقصد سے کروڑوں روپیہ خرچ کئے-

لارڈ کرزن نے نمک کا محصول بہت کم کردیا اور انکم ٹیکس کے بار کو بہت ہلکا کیا- محکمہ تار اور ڈاک میں بہت سی نمایان رعائتیں کیں اور غربا کے لئے اور بہت سی تبدیلیاں پیدا کردیں-

ہندوستانی ریاستوں کے حق میں بھی بڑی بڑی رعائتیں اور امداد کیں- اور انکی خاطر چیفس کالج امپیریل کیڈٹ کارپس قائم کئے- نرم شرائط پر اور بلا سود قرضے دیسی ریاستوں کو دئیے- اور ریاستوں کے لئے برٹش آفیسر عاریتہً مقرر کئے تاکہ انکی ترقی اور بہبودی ہو-

یہہ اور دیگر اسی قسم کی اصلاحیں اور تبدلات اور ترقیات لارڈ کرزن صاحب ہی کی عدل گستری خیر اندیشی- دانائی- اور جانکاہ سعی اور کوششوں اور دماغ سوزی کا نتیجہ ہیں- اگرچہ ہندان احسانوں کو فراموش کرے تو کرے لیکن لارڈ کرزن صاحب کی روانگی کے بعد ضرور انکی قدر اہل ہند کو معلوم ہوگی یہہ پنجابی مثل اس تمام معاملہ پر صادق آئیگی کہ "یاگیان سواد باسویان سواد"- اہل ہند نے اُن کو تو الظہور ذلیل کرکے خیرباد کہا- انکی الوداعی پر لاہور جیسے شہروں میں بڑی بھاری سردمہری ظاہر کی- انکی ایک دو غلطیوں پر انکی تمام کری کرائی محنتوں اور احسانوں پر پانی پھیر دیا-

اب دیکھا جائے لارڈ منٹو صاحب کے ساتھ کیسی گذرتی ہے- کہیں وہی مقولہ ہند کی زبان سے نہ نکلے جو کسی بیوہ عورت نے دوسرے شادی کے وقت کہا تھا کہ "اگلے ناؤں پچھلا بھلا نے خصم بھلا لنڈ ڈنڈا" ؛

دنیا میں نہایت ہی چھوٹا سکہ- جزیرہ نما لایک باشندے دنیا بھر کے تمام سکوں کی بہ نسبت نہایت ہی چھوٹا سکہ استعمال کرتے ہیں- یہہ سکہ ایک قسم کا قرص ہوتا ہے جو ایک درخت کے رس سے جو رال کی مانند ہوتا ہے بنتا ہے- اور قیمت میں ایک پنی کا قریب ۱/۱۰۰۰ واں حصہ ہوتا ہے (یعنی ایک آنہ کا قریب ہزارواں حصہ) فی زمانہ سب سے چھوٹا نقرئی سکہ جو مروج ہے وہ پرتگال میں رائج ہے- اسکی قیمت ایک پنی کا [illegible] حصہ ہے- اور برٹش ایمپائر کے درمیان جبل طارق میں ایک نہایت ہی چھوٹا سرکاری سکہ مروج ہے جسکی قیمت قریب نصف فارد نگ ہے- (فاردنگ ایک پنی کا چوتھا حصہ ہوتا ہے یعنی ایک پیسہ) ؛

زمین کی آبادی ۲۶۰ سالوں میں دوچند ہوجاتی ہے



مراسلات

کفارہ مسیح کا جواب
میاں عبدالکریم کو

ناظرین! معلوم ہو گیا کہ اب محمدیوں کے پاس کچھ نہیں رہا یا تو وہ پرانے مدفون کردہ مردوں کو سامنے لا رکھتے ہیں یا مغالطہ دہی اور تاویلات بعیدہ سے اپنا کام نکالنے اور حضرت محمد صاحب کو نبی بنانا چاہتے ہیں۔ پس یوں ہی انکل پچو اعتراضات دھر گھسیٹا جاتے ہیں مگر حق سے تعصب جذبات اور دنیا پرستی نے ان کو اندھا کر چھوڑا ہے بھلا یہہ تو بتایئے کہ خاک ڈالنے سے بھی کہیں چاند چھپ سکتا ہے بلکہ یاد رکھئے کہ خاک خاک اڑانے والے ہی کے سر پر پڑتی ہے۔ آجکل اسلامی لوگوں کا حال تو ماتم کدہ کی نائن کی مانند ہے کیونکہ اُس کے دل میں نہ توغم اور نہ درد ہوتا ہے مگر آپ پیٹتی جاتی ہے اور دوسروں کو پٹواتی ہے لیکن خود نہیں روتی لوگوں کو رلاتی ہے یہی حال ہمارے علماء اسلام کا ہے چنانچہ انہوں نے جہلا کو اپنے دام تذویر میں پھنسایا ہوا ہے اور تعصب وضلالت سے کام لے رکھا ہے۔ اگر سچ پوچھو تو اُن پر اسلام کی حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ کیا کچھ ہے۔

علاوہ ازیں اگر ہمارے احباب محمدی اعتراض لکھتے وقت ذرا کتب مباحثہ پر بھی غور کر لیا کریں تو کیوں یونہی لچر اعتراضات کا موقع حاصل ہو اور عوام الناس میں دھبہ و نادم ہونا پڑے۔ لیکن آپ کے باطل خیال کی تردید میں شیخ سعدی نے عمدہ کہا ہے ؎

چون محیط شد اعتدال مزاج
نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

جناب عبدالکریم صاحب محمد صاحب کے حق میں کتب مقدسہ کی کوئی پیشگوئی صادق نہیں آتی بلکہ ان اقتباسات کو جو کتب مقدسہ سے قرآن میں درج ہوئے ہیں نکال دیا جاوے تو حضرت محمد صاحب کی تعلیم بالکل ناقص پائی جاتی ہے۔ اگر تعلیم درست ہوتی تو میرزا صاحب جیسے کیوں قرآن کی اور زمرۂ اسلام کی اصلاح کرتے اور محمد صاحب کا خود حق چھین بیٹھتے۔ جیسا کہ میرزا صاحب کا دعویٰ ہے۔ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ۔ لفظ احمد غلام احمد قادیانی سے مراد ہے نہ کہ محمد صاحب سے چنانچہ محمد و احمد میں فرق ہے۔ اس آیت کا شان نزول میرزا صاحب اپنے حق میں فرماتے ہیں نہ صرف میرزا صاحب ہی اس تعلیم کی ایسی ویسی تفسیر کرتے ہیں بلکہ نیچری وہابی اور علم تصوف کے ماننے والے بھی قرآن کی تعلیم سے رو گردانی کرتے ہیں اگر یہہ اس تعلیم میں ایسی بین کا فرق نہ دیکھتے تو کیوں جدید طریق کے موجد بن بیٹھتے۔ یہہ سب اس لئے ہوا کہ انجیل کی روشنی سے بچیں اور اپنی راہ و طریق کو خدا کی راہ پر ترجیح دیں تاکہ تلواری جوش منہدم نہ ہو جائے۔ لیکن یاد رکھئے کہ یہہ آگ اور قدرت کا زمانہ ہے۔ روح القدس کی جلالی آگ ہر شے کو پرکھ رہی ہے اور گندی تعلیمات کو دور کرتی ہے۔

اب ذرا قرآن کی طرف چلئے وَقَوْلِہِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا صَلَبُوْہُ وَمَا قَتَلُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ ط وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ ۔ بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ط وَاِنْ مِّنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْہِمْ شَہِیْدًا۔ ترجمہ جو فرقہ ہے کتاب والوں میں سے وہ اُس پر یقین لاوینگے اُسکی موت سے پہلے۔ اور قیامت کے دن ہوگا انکا بتانے والا۔

اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ترجمہ جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھکو پھر لونگا اپنی طرف اور پاک کردونگا کافروں سے اور رکھونگا تیرے تابعوں کو منکروں سے اوپر قیامت کے دن تک۔ اَلسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا۔

وَکُنْتُ عَلَیْہِمْ شَہِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْہِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْہِمْ۔ ترجمہ اور تھا میں اوپر اُنکے شاہد جب تک تھا میں بیچ اُن کے پس جب مارا تو نے مجھکو تھا تو ہی نگہبان اوپر اُن کے۔

واضح ہو کہ یہہ آیات قرآنی ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ کہیں ہے کہ عیسیٰ صلیب نہیں دیا اور نہ مارا گیا ہے اور کہیں اس امر کی موید ہے کہ وہ مارا گیا اور پھر اُس نے آسمان پر صعود کیا۔ اب کہئے کہ قرآن کی باتوں کا اعتبار رہا جبکہ ایک دوسری آیت بیں ناسخ منسوخ ہے۔ پس چونکہ ہم پہلے بھی نورافشاں میں بیان کر چکے ہیں کہ مسیح کے حق میں لفظ متوفیک اور توفیتنی استعمال ہوا ہے جس کے معنے قرآن کے محاورے کے بموجب وفات دینے یا مارنے کے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ یسوع مسیح فی الحقیقت مصلوب ہوئے جو آیت قرآنی اعتراض کے شروع میں عبدالکریم صاحب نے بیان کی ہے اسی آیت کو لیکر زور سے میرزا صاحب ثابت کرتے ہیں کہ مسیح ضرور صلیب پر لٹکائے گئے مگر صلیبی وفات کے قائل نہیں دیگر جتنی آیتیں میں نے قرآن سے اخذ کیں ہیں انہی نے اسلام کو اختلاف میں ڈال رکھا ہے ورنہ یہہ لوگ دین عیسوی کو کب سے قبول کر لیتے۔ لیکن میری درخواست محمدی صاحبان سے یہہ ہے کہ وہ جبھی فائز المرام ہونگے جب وہ صدق دل سے کتب الہیات کا مطالعہ کریں گے۔ ممکن ہے کہ ہر دو فریق کی یہہ تاریکی بھی کافور ہو جائیگی جیسا کہ ان میں عیسیٰ کی ممات و حیات کا تفرقہ پڑ گیا ہے ایک فرقہ تو اس امر کا قائل ہے

کہ عیسیٰ وفات پاگیا ہو اور دوسرا اس بات کا قائل ہے کہ وہ زندہ آسمان پر عروج کر گیا ہو کاشکہ خداوند کریم ان کو صحیح عقیدے کے پہلو پر لاوے۔ ہماری دعا ہو کہ وہ شعلہ جسکی چمک پنتکوست کے دن سے لیکر آج تک مدہم نہیں ہوئی ان کے دلوں اور جانوں کو چھوئے تاکہ ہر ایک محمدی فرقے میں روح القدس کی آگ روشن ہو۔ اور وہ مسیحی عقاید نامہ کے ماننے والے بن جاویں۔

عقیدہ میں اعتقاد رکھتا ہوں خدا قادرِ مطلق باپ پر جو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہو۔ اور اُس کے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر جو روح القدس سے پیٹ میں پڑا کنواری مریم سے پیدا ہوا پنطوس پیلاطوس کی حکومت میں دکھ اٹھایا صلیب پر کھینچا گیا مرگیا اور دفن ہوا اور عالم ارواح میں جا اُترا تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا آسمان پر چڑھ گیا اور خدا باپ قادر مطلق کے داھنے ہاتھ بیٹھا ہے جہان سے وہ زندوں اور مردوں کا انصاف کرنے کو آویگا۔

جیسا کہ قرآن میں بھی بتایا گیا ہے وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِہَا۔ اور تحقیق وہ البتہ علامت قیامت کی ہے۔

پس واضح ہو کہ کفارہ کا انتظام خدائے تعالیٰ نے کل کائنات کے واسطے خود کیا کہ جس کے وسیلہ سے گنہگار لوگ خداوند کی نزدیکی کو اور نجات سرمدی کو حاصل کریں کیونکہ دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ پہچانا۔ مگر جس امر میں مخلوقات کی دانش وعقل عاجز ہوئی اُس کام کو تثلیثِ مقدس نے اپنی حکمت ودانش سے پورا کیا۔

اب مخالف کو کیا اختیار ہے کہ اس بات سے جو خدا نے خود ہم پر ظاہر کی انکار کرے صرف ایک لا یعنی لچر بات ہے کہ اس واحد لاشریک کو یہہ نسبت اچھی نہیں لگتی۔ لہذا مسیح نے اپنے تئیں تمام دنیا کے لئے کفارہ میں دیا کہ ہر ایک گنہگار اُس کے کفارہ پر ایمان لاکر نجات پائے اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہو۔ مسیح دوسرا آدم ہے اور وہ ہر شخص کا سر ہے اور وہ مرکز بھی ہے جس کے گرد دائرے کی مانند کل بنی آدم جمع ہو رہے ہیں۔ بنی آدم میں ازلطا اغی اُس بغیر تباہ ہو رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی مسیح کی انسانیت کو دیکھ کر خالق یہہ کہہ سکتا ہے کہ سب کچھ اچھا ہے۔ وہ آسمان پر سے نیچے نظر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں ؎

جواب فارقلیط۔ یوحنا ۱۴/۱۶ روح القدس دوسرے تسلی دینے والے لقب سے ملقب ہو چنانچہ خداوند نے یہہ فرمایا کہ میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا۔ اسجگہ یونانی میں بجائے تسلی دینے والے کے پاراقلیط کا لفظ ہے اور اس لفظ کا اطلاق صرف ایسے شخص پر ہو سکتا ہے جو مددگار ہو اور تسلی بخشے پس بجز ایک ایسے صاحب عقل اور صاحب محبت شخص کے جو ہمدردی بھی کر سکے اور وقت پر مدد بھی کرے بغیر روح القدس کے اور دوسرا پارقلیط نہیں کہلا سکتا۔ چنانچہ خداوند کے کلمات سے ظاہر ہے کہ روح القدس ہی ایسا شخص ہے۔ لیکن مسلمان زبردستی سے اس مقام کو محمد صاحب کی طرف رجوع کرتے ہیں مگر یہہ انکی بڑی غلط فہمی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں ذکر ہو چکا ہے محمد صاحب میں یہہ اوصاف ہرگز ہرگز نہیں پائے جاتے کیونکہ محمد صاحب نہ شفاعت کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے۔ قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ط ترجمہ کہا نہیں ہوں میں نیا پیغمبروں میں سے اور نہیں جانتا میں جو کچھ کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے ہیں ایت میں شفاعت سے انکار اور نبی ہوکر بے خبر ہے ؎

اور نہ تسلی دے سکتے ہیں واضح ہو کہ قرآن میں کسی اہل فکر کے لئے کچھ تسلی نہیں ہے حضرت نے جو کچھ بیان قرآن میں کیا ہے اُس بیان ہی کو سلیم عقل کے آدمیوں کی تمیزین قبول نہیں کرتی ہیں اور اسی لئے بعض لوگ حضرت کی بیعت چھوڑ کر مسیحی ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ کوئی راہ عقل سے ایجاد کرتے جیسا کہ میرزا صاحب۔ بہر حال محمد صاحب کی تعلیم ان کے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اور وہ جو کہ پھنسے بیٹھے ہیں جیسے کہ عبدالکریم صاحب ہیں ایسے شخص ضرور بے فکر ہیں یا تعصب سے معمور ہیں۔ پس ظاہر ہوا کہ کوئی آدمی پارقلیط نہیں ہو سکتا ہے ؎

الراقم

قاضی اسمعیل۔ اقل

امرتسر ڈسٹرکٹ مشن کونسل

سی۔ایم۔ایس

کا اجلاس امسال نومبر ۷ تا ۱۰ سنہ ۱۹۰۵ء بمقام ترنتارن منعقد ہوا۔ اس میں ضلع امرتسر کے مختلف مقاموں سے قریباً تیس ڈیلیگیٹ دیسی و پردیسی موجود تھے۔ کل کارروائی بڑی خوش اسلوبی و یک دلی سے ہوئی اور کسی صورت کا تفاوت نظر نہ آیا۔ حق تو یہہ ہے کہ انکی کامیابی میں جناب گلفرڈ صاحب اور انکی میم صاحبہ نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

کونسل تو تین روز تک بہت سرگرمی سے ہوئی کوایٹ ڈے بھی ہوا۔ دعائیں بھی ہوئیں نصیحتیں بھی ہوئیں۔ اور کارروائی متعلق کام بھی انتہا یکجہتی سے ہوئی اور بہت سی باتیں بھی پیش کی گئیں۔ لیکن اُن میں سے ایک بات کی طرف آپ صاحبان کی توجہ دلایا چاہتا ہوں۔ آپکو معلوم ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے ایک فنڈ بنام امدادی فنڈ جسکو سسٹینٹیشن فنڈ بھی کہتے ہیں جاری کیا گیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ دیسی صاحبان اُس میں زیادہ

حصہ لیں۔ اور اپنے ہم جنس غیر قوم بھائیوں کی ضروریات کو زیادہ محسوس کریں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ گذشتہ سال پنجاب میں اس امدادی فنڈ میں قریباً چار ہزار روپیہ جمع ہوا اور اس میں سے امرتسر ضلع میں قریباً ایک ہزار۔ لیکن بعض صاحبان کا خیال ہے کہ معلوم نہیں یہہ روپیہ کیونکر خرچ ہوتا ہے۔ اور کہاں جاتا ہے۔ اور بات ہے بھی سچ۔ اس لئے میں آپ کو خبر دیا چاہتا ہوں۔ کہ اس کونسل نے اس امدادی فنڈ کو جو کہ ضلع امرتسر میں ہوتا ہے۔ چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ تو پیرنٹ کیٹی کو امدادی طور پر دیا جائے گا۔ دوسرا حصہ دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے بچوں کی تعلیم کے لئے جدا کیا جاوے گا۔ تیسرا حصہ دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے پنشن فنڈ کے لئے علیحدہ کیا جاوے گا۔ چوتھے حصہ سے ایک دیسی خادم الدین کی پرورش کی جاویگی۔ کچھ شک نہیں کہ یہہ چاروں باتیں نہایت ہی مفید ہیں اور امید ہے کہ آیندہ کسی کو شکایت کی جگہ باقی نہ رہیگی۔ بلکہ زیادہ مدد کرنے کا اشتعال ہوگا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ ہمارے دیسی صاحبان اپنے ملک کی ضرورت محسوس کریگے اور یورپین صاحبان اپنے تئیں اس کلیسیا کا ممبر سمجھ کر حتی الوسع زیادہ سرگرمی و خوش دلی سے اور روپیہ سے مدد کرینگے۔

آپ کا خادم کے دینا ناتھ از ننگتاران

نئی قسم کا اشتہار

شریف خاندان سے ایک کنوارا ایک مسیحی جوان عمر ۲۰ سال انٹرنس پاس۔ صاحب جائیداد۔ زمین اور مکانات کا مالک مشنری خدمت میں داخل۔ مشاہرہ ۵۰ ماہوار۔ کسی شریف مسیحی خاندانی کنواری سے شادی کا خواہاں ہے خوب صورت صاحب حیا۔ تعلیم یافتہ۔ گھر کے کاروبار میں ہوشیار ہو۔ اس کے متعلق راقم سے خط و کتابت کریں

مشتہر

آر۔ ایم۔ واعظ نارووال۔ ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

اسلام میں تثلیث اور بیقاعدہ زکوٰۃ

بخدمت جمیع اہل اسلام صاحبان سوالات ذیل پیش کئے جاتے ہیں جواب بہت جلد شائع فرماویں

۱۔ اسلام میں جو اوقات نماز مقرر ہیں اسمیں شمار رکعت فرضیہ تین درجہ پر ہے۔ دو رکعت۔ تین رکعت۔ چار رکعت۔ اور قرآن کریم صرف یہہ کہتا ہے کہ قائم کرو نماز۔ پس سوال یہہ ہے کیا مرتبہ خدا لایزال گھٹتا بڑھتا ہے جو اس ترتیب سے نماز بنائی گئی ہے اگر نہیں گھٹتا بڑھتا ہے تو یہہ تین شکل کی نماز کسی تین کے لئے ہی جو درروئی نماز مرتبہ میں ایک ہیں اور بلحاظ تعداد رکعت نماز کے کم و بیش ہیں۔

۲۔ قانون الہیٰ اہل اسلام روپے سے آمدنی ہو یا نہو زکواۃ لیتا ہے اس صورت میں اصل رقم نذر نوش فرماتا ہے۔ اور قانون گورنمنٹ صرف آمدنی میں سے حصہ مانگتا ہے اہل عقل کی بادی النظر میں قانون انگلشیہ کس قدر عمدہ پیمانہ پر ہے کہ جس کا ہر ایک شخص متحمل ہو سکتا ہے۔

راقم

حافظ احمد مسیح واعظ واحسن الناظر ایس۔ پی۔ جی مشن۔ دہلی

باوجود نہایت ہی بڑی احتیاط کے جنوبی افریقہ کی ہیرے کی کمپنیوں میں ہر سال ۴ لاکھ پونڈ کے ہیرے چوری جاتے ہیں۔

خدا کی دیگر صفات سے محبت کی تطبیق

اگر خدا بغیر محبت نہیں ہو سکتا ہو تو یہہ بات جاننے کے لائق ہے کہ خدا کی محبت کی صفت کی موافقت خدا کی دیگر صفات سے کیونکر ہے؟ یہہ بات مخفی نہیں کہ خدا کی دیگر صفات بائبل میں مذکور ہیں جو صفت محبت کے بالکل برعکس معلوم ہوتی ہیں مثلاً

خداوند غیور اور انتقام لینے والا خدا ہے۔ ہاں خداوند انتقام لینے والا اور قاہر ہے۔ خداوند اپنے مخالفوں سے انتقام لیتا ہے اور اپنے دشمنوں کے لئے قہر کو رکھ چھوڑتا ہے۔ نحوم ۱: ۲

موافقت۔ محبت کی ایک صفت یہہ ہے کہ وہ ناراستی سے خوش نہیں اقرنتی ۱۳ باب اور ناراستی سے خوشی کا اظہار قہر اور غصہ ہے جو ناراستی کے برخلاف ظاہر ہو کر خدا کی ذات میں ناراستی سے کراہیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہہ ہو تا کہ خدا کے مخالف شرمندہ ہو کر مایوسی اور پشیمانی میں ڈوب جاتے ہیں خدا کا انتقام ہے۔ اور یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا قہر میں دھیما ہے جس سے ظاہر ہے کہ خدا کی محبت کا تقاضا اس کے قہر کے شعلوں کو زیادہ بھڑکنے نہیں دیتا ہے بلکہ اس کا قہر بھی محبت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے ایک باپ اپنے بیٹے پر غصہ ہوتا مگر محبت کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسے ہی خدا کا غصے ہونا محبت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی اس کا انتقام لینا پیار و محبت کے ساتھ ہے اور ایسے ہی گنہگار کو سزا دینا محبت کے ساتھ ہے۔ جیسے آدم کو سزائے موت دینے میں خدا نے اپنی محبت کو ظاہر کیا ایسے ہی ہر ایک گناہ کی سزا کے ساتھ اس کی محبت لگی ہے۔ وہ خالص قہر اور غصے سے کچھ نہیں کرتا ہے۔

۲۔ لفظ محبت کی خدا سے نسبت و وسعت۔ جو کلمات کلام الہیٰ کے ہمارے روبرو ہیں انمیں لفظ محبت خدا کی

تمام ذات اور شخصیت پر بولا گیا ہے۔ اور نہ صرف ذات و شخصیت کے اوپر بلکہ کل صفات ربانی پر لفظ محبت کا استعمال آیا ہے۔ گویا محبت ایک ایسی وسیع صفت ہے جس کے رنگ سے کل صفات الٰہی اور خدا کی ذات اور شخصیت رنگین ہو رہی ہے۔ گویا کل الوہیت اپنی ہستی میں محبت کا جامہ پہنے دکھائی جاتی ہے۔ اور اسکی ہر ایک صفت میں محبت کی چمک ہے اور اس کے ہر ایک وصف میں محبت کی دمک اور جھلک ہے اور اس کے ہر ایک کمال میں محبت جلوہ نما دکھائی جاتی ہے پس خدا کی کل ذات و صفات محبت سے آراستہ ہے۔ خدا محبت ہے۔ اس لئے ایماندار خدا کی کسی صفت کو بغیر محبت نہیں دیکھ سکتا اور نہ ہر ایک صفت کے ظہور کو بغیر محبت یقین کر سکتا ہے۔ اس لئے ہمکو خدا کے ہر ایک فعل میں محبت کا یقین کرنا ہے اور اسکی ہر ایک صلاح اور ہدایت میں اسکی محبت کا اعتبار کرنا ہے۔ ہاں اس کے کوڑوں میں اور اسکی تنبیہوں میں اور اسکی سختیوں میں اور اسکی ہر ایک گو میں اسکی محبت کو دیکھنا ہے۔ اور سمجھنا ہے۔ کیونکہ ہمارا خدا سراپا محبت ہے۔ اور اس کا کوئی کام بغیر محبت نہیں ہو سکتا۔

۴۔ محبت میں دہشت نہیں۔ ا یوحنا ۴: ۱۸۔ خدا محبت ہے کہ جسنے خدا کی ذات سے دہشت اور خوف کی تمام صورتوں کو علیحدہ کر دیا ہے۔ ہر ایک محبوب کے لئے خدا کی ذات پاک کو بالکل بیخطر بنا کر دکھا دیا ہے۔ محبت میں دہشت نہیں۔ خدا محبت ہے۔ پس خدا میں اسکے ہر ایک محبوب کے لئے دہشت نہیں ہے۔ پس ہر ایک خیال اور تعلیم اور نصیحت جو خدا میں محبت کا انکار کرکے دہشت اور خوف کو قائم کرتی ہے ہرگز ماننے اور یقین کرنیکے لائق نہیں ہے۔ اے لوگو خدا ایک بیخطر اور بے نقصان ذات ہے جو محبت ہے۔ وہ اپنی ہر ایک لیاقت کو محبت کے ساتھ کام میں لاتا ہے۔ خدا محبت ہے۔

۵۔ خدا کی محبت کی کثرت کا ذکر کلام میں آیا ہے۔ پر خدا نے جو رحم میں غنی ہے اپنی بڑی محبت سے۔۔۔ ہمکو پیار کیا۔ افسی ۲: ۴۔ اس کلام میں اس وقت لفظ "بڑی محبت" ہمارے مطلب کا ہے۔ خدا محبت ہے پر بڑی محبت ہے۔ لفظ "بڑی" محبت کی بہتایت اور کثرت کو بیان کرتا ہے اور خدا سے چھوٹی یا کم محبت کی نفی کرتا ہے۔ ہاں لفظ "بڑی" خدا میں محبت کا بحر بیکنار ہمکو دکھاتا ہے جسکی لمبان اور چوڑان اور اونچان اور گہراؤ۔ ہمارے حیطۂ امکان سے باہر ہے۔ ہاں ایک لامحدود محبت کا سمندر لفظ "بڑی" کا موضوع ہے۔ خدا بڑی محبت ہے۔

راقم
پادری غلام مسیح از دہرہ دون

معجزات مسیح
یا
اچھوت فطرت اور مسیح کا ہاتھ

ہم اردو زبان کو معجزات مسیح کی تولید کے لئے مبارکباد دیتے ہیں جسکی گود کے گہوارے میں معجزات مسیح جیسا بچہ بلکہ ایک جوان ہاں ایک پہلتن پرورش پا کر ہند کے اکھاڑے میں کشتی کرنے کو نکل آیا ہے۔ اب اردو دنیا دیکھیگی کہ ہند کا کونسا پہلوان کنعان کے سپاہیوں کے ہاتھ کو اچھوت فطرت کے چھونے سے روک سکتا ہے۔ یہہ مسیح کا ہاتھ ہے۔

اسمیں شبہ نہیں کہ ملک ہند کے نئے فلاسفروں نے قانون قدرت کو برہمنوں کے لباس کی شکل ایسا اچھوت اور ان چھوا بنا کر یقین کر رکھا تھا کہ گویا خدا تک بھی انکو چھونے کی لیاقت و قدرت نہیں رکھتا ہے ڈیوڈ ہیوم کی شاگردی کے تعصب نے انکو ایسے قانون قدرت پرست بنا رکھا تھا کہ معجزے کے امکان کا نام سننا ان کے لئے بمنزلہ کفر ٹھہر چکا تھا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان اصحاب کی قبل از وقت تعدیوں نے ہند کی برہمنی مزاج کی فطرت کو چھونے پر مسیح کو ابھارا کہ وہ ہند میں اپنے ہاتھ کو ننگا کرکے قانون قدرت کو چھوئے۔ خدا کا شکر ہو کہ اب ہند کے فرعونوں کے لئے موسیٰ آگیا۔

اس حقیر کی دانست میں معجزات مسیح کو ایک رسالے یا کتاب کا نام دینا اسکی قدرت و توقیر کو گھٹانا ہے پر حقیقت میں معجزات مسیح بصیرت العین ہے جس سے مسیح معجزات کرتا ہوا دیکھا جاتا ہے۔ یا یہہ عیسوی کن فیکون ہے۔

جس محب الوطن شخص کی تو تمین اور تخمینیں اور مسیح اور فکریں اور کل روحانی اور جسمانی اور ذہنی قوا معجزات مسیح کا آئینہ ہونے کو چن لئے گئے ہیں جس کے موسوی ہاتھ کی قلم سے عصائے موسوی کے نتائج پیدا کر دانے خدا کو پسند آئے ہیں وہ عزیز ہند کی روحانی اور اخلاقی اور مذہبی اور ملکی سرفرازی کا عاشق اور دنیائے کا فخر اور پادری احمد شاہ کے تاج کا کوہ نور پادری طالب الدین صاحب بی اے ہیں جن کی لیاقت اور فہمیدگی پر معجزات مسیح کی تحت الثریٰ باریکیاں ایسے طور سے سطح پر آب لائی گئیں ہیں کہ معجزات مسیح کو پڑھنے والا شخص گویا اپنی آنکھوں کے روبرو مسیح کو فطرت پر عمل جراحت کرتا ہوا پاتا ہے اور زبان ایسی پاک اور تحریر ایسی برجستہ ہے کہ کتاب پڑھتے وقت زبان چوسے لیتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ تحریر اردو زبان کا صدیوں کے لئے ایک معجزہ ہے جس کے رقم کرنے میں لائق مصنف نے قلم توڑ دیا ہے جیسے کوئی ماں کا بیٹا ہی بندگا

مصنف کی جیح منتہی اور اس کے دعادے تمام ہیں۔

وقت کے لحاظ سے معجزات مسیح ضرورت ہند کا بروقت علاج ہے کوئی کلام نہیں کہ مصنف نے ہند کی مذہبی دنیا کو خوب دیکھا اور اس کے شکوک اور توہمات کی خوب چھان بین کی اور ہند کی تشنگی روح کے استادو

کا نہایت اچھا سراغ لگایا۔ اس لئے مصنف نے معجزات کی منکر روحوں کے استادوں سے شروع کرکے شاگردان تک کے توہمات باطلہ کے قلعے خوب ہی اوڑائے ہیں اور اُن کے فلسفے اور سائنس کے پشتے خوب ہی مسمار کئے ہیں۔ اور انکی جگہ پر معجزات کے وقوع کے دعوے دلائل راسخہ کے لشکروں کے ساتھ ایسے قائم کئے ہیں کہ مخالف کو سر تسلیم خم کرنے کے سوا پناہ نہیں ہے ۔

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے معجزات مسیح کی اشاعت کرکے اردو ہند کے گریجویٹس پر اور کل مسیحیان ہند پر بڑا ہی احسان کیا ہے۔ اس فقیر کی درخواست ہے کہ معجزات مسیح کا ہندی اور بنگالی زبان میں بھی جلد ترجمہ کیا جائے اور ہر ایک مشن سٹیشن پر اسکی کچھ کچھ کاپیان ضرور رکھی جائیں۔ ہر ایک سیمنری میں یہہ کتاب کورس مقرر کی جاے وہ مسیحی مناد جو اس کتاب کو نہیں رکھتا اور پڑھتا حقیقت میں خدا کی بڑی قدرت کے حصول سے محروم ہے ۔

اے علم دوست اور تحقیق پسند آریا بھائیو اگر معجزات مسیح کی آپ قدر نہ کرین تو ہم آپکو کبھی بھی علم دوست اور تحقیق پسند نہ کہینگے۔ ہمنے آپ لوگوں کے عرصہ سے دعادے سنے اور آپ لوگوں کے لٹریچر کو خرید کر پڑھا ہیت اور قدردانی اس کا نام ہے کہ معجزات مسیح کو خرید کر پڑھو یہہ کتاب پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے ملتی ہے۔

یہہ کتاب دو صورتوں میں سوسائٹی نے تیار کی ہے یعنے مقدمۂ کتاب اور اصل کتاب۔ چھپائی اور کاغذ اعلی قسم ہے۔ مقدمۂ کتاب کی قیمت صرف ۴ ر آنہ ہے جو خوبی کے لحاظ سے کتاب کے آنکھوں سے دیکھنے کا بھی مجاز نہیں ہے کل کتاب کی قیمت صرف ۲ روپیہ ہوگا۔ یہہ سوسائٹی کی بڑی سخاوت ہے کہ ایسی نایاب اور نادر کتابوں کی قیمت فائدہ عام کے لئے اس قدر کم رکھتی ہے ہر ایک عیسائی اور محمدی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا لازمات سے ہے اور ہر ایک ہندو اور آریہ کے گھر میں اس کتاب کا ہونا واجبات سے ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا اپنے جلال کے اظہار میں اس کتاب کو خاص وسیلہ ٹھہرائے اور اس کے مصنف کو خدا نیا وہ کرنے کی برکت زندگی کی درازی اور صحت اور قدرت سے بخشے آمین۔

پادری غلام مسیح از دہرہ دون

ایک مذہبی جھگڑا بیک فیصلہ

سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ اشاعت ہیئے لگے

یہہ بھی ایک قابل لحاظ بات ہے کہ اگر پولیس اٹھادی جاوے اور جیل خانے اور بیڑیان اور ہتکڑیاں موتوف کی جاویں اور لوگوں کو نصیحت دی جاوے کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے دین دھرم کے مطابق دیانت داری سے چلے اور کوئی کسی کو مال و جان کا نقصان نہ پہنچادے تو کیا عوام الناس کی خود غرضی اور لالچی طبیعت صرف اُن کے اپنے اپنے دین و دھرم کو مد نظر رکھنے سے رُک جائیگی۔ ہرگز نہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر کچھ کچھ رکاوٹ ہے تو سرکار کے خوف سے یا باہمی حق ہمسایہ کا لحاظ ہے لیکن کتنے آدمی ہوں گے جو خدا کو حاضر و ناظر جان کر جاہے کوئی موقعہ پولیس سے ہراس کا نہ ہو گناہ سے رُک جائینگے۔ اور دوسرے کی بے حفاظت پڑے ہوئے زر و مال اور دولت کو محض بہ لحاظ دینداری نقصان نہ پہنچائینگے ؟ بلکہ بعض لوگ ایسے پائے جاتے ہیں کہ اگر دوسرے کا گلا کٹ جائے تو کچھ پرواہ نہیں پر اُن کے چار پیسے ہوجائیں ؟

جب انسان کی یہہ حالت ہے تو مذہب اختیار کرنے کے مقصد کی وہ پہلی بسم اللہ یعنی خدا کی رضا کہاں رہی اس موقعہ پر بالبداہت یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا کیا جاوے راقم کا ۲۰ برس کا تجربہ ہے کہ وعظ و منادی کی اثنائے میں باوجودیکہ اپنے اپنے طریق مذہب کے مطابق لوگ اپنے آپ کو قاصر مان چکے اور گناہوں کے قائل ہوگئے اور نیکی کی حالت سے گراہوا تسلیم کرچکے تو بھی اس سوال کے جواب میں بار بار یہہ کہا کہ نیکی کرینگے تو بچینگے اور ایسے ہی موقعہ پر مسیحی اور غیر مسیحیوں کے درمیان اعمال اور ایمان کی بحث چھڑ جایا کرتی ہے۔ شاید اب بھی کوئی صاحب یہہ کہیگا کہ راقم خود خدا کو راضی کرنے کا طریقہ نیکی کرنا بتا چکا ہے اور مذاہب کے پہلے مقاصد کی پہلی بسم اللہ نیکی کرنے کو قرار دے چکا ہے۔ لیکن واضح رہے کہ راقم اب بھی اس بات سے انکار نہیں کرتا بلکہ اس سے زیادہ میں اُن مسیحی بھائیوں سے التماس کرتا ہوں جو وعظ منادی کے کام پر تعینات ہیں کہ وہ دفعتاً اس بحث کو ایسے طریق اور طرز پر نہ چھیڑین اور فوراً یہہ نہ کہیں کہ اعمال کچھ نہیں بلکہ ایمان کیونکہ اس مجمل فقرہ سے وہ لوگ ہمارے مقصد کی تہ تک پہنچنے کی قابلیت نہیں رکھتے اور گمان کرنے لگ جاتے ہیں کہ گویا ہم مسیحی لوگ انکو نیک اعمال سے منع کرتے ہیں۔ اے بھائیو اسوقت اتنا اشارہ انکی نسبت کافی ہے کہ تم ان کو دودھ پلاؤ۔ اور جب وہ نیک اعمال کا ذکر کرتے ہیں تو تم بھی ایک خاص طرز سے انکا ساتھ دو کیونکہ انجیل میں بھی لکھا ہے کہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹیگا جو کوئی اپنے جسم کے لئے بوتا ہے وہ جسم سے ہلاکت کی فصل کاٹیگا اور جو روح کے لئے بوتا ہے وہ روح سے ہمیشہ کی فصل کاٹیگا چنانچہ محمدیوں کا بزرگ شیخ سعدی کہتا ہے کہ ؎

از مکافات عمل غافل مشو

گندم از گندم بروید جو ز جو

اور ہندوؤں میں عام مثل مشہور ہے کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ غرض ایسی ایسی مثالوں اور دلائل سے ثابت کرو نیک اعمال نہایت ضروری اور اصل الاصول ہیں

کرسمس ڈے کی رعایت

لیجئے ناظرین۔ ایک نادر موقع دیا جاتا ہے کہ بار رعایت یا مفت سال بھر گھر بیٹھے اخبار پڑھتے رہئے ہمنے اپنے ناظرین کی خاطر ذیل کی رعایتیں کی ہیں۔

جو صاحبان ۱۹۰۶ء کیلئے صرف ایک ہی نیا خریدار پیدا کر کے اسکا اور اپنا زر چندہ دفتر ہذا میں پیشگی بھیجدیں تو انکو اخبار بجائے ۲ کے ۱۲ میں ملیگا جو صاحب دو خریداروں کا پیشگی چندہ بھیجے اسکو ڈیڑھ روپیہ میں۔ تین خریدار پیدا کرنیوالے کو ایک روپیہ میں۔ چار خریداروں کا پیشگی چندہ بھیجنے سے اخبار صرف ۸ میں ملیگا۔ اور پانچ خریدار پیدا کرنے والا اخبار مفت میں پڑھے۔ تمام زر چندہ ہمراہ پیشگی آنا چاہئے۔ یہی سلسلہ نئے اور پرانے دو خریداروں پر عاید ہوگا۔ جو صاحب ۱۹۰۶ کا چندہ ماہ نومبر اور دسمبر میں بھیجدے انکو دسمبر کے مہینے کے پرچے مفت ملینگے ہر ایک شخص جو نیا خریدار پیدا کرتا اور اُس کا اور اپنا چندہ پیشگی بھیجتا ہے ضرور ہے کہ وہ اس امر کی اطلاع ہمراہ بھیجے

ہمیں چند ایک خاص اور لائق نامہ نگاروں کی بھی ضرورت ہے جو ہر ہفتہ عمدہ عمدہ مگر مختصر اور کسی قسم کی طعن و تشنیع وغیرہ سے مبرا دینی و دنیاوی مضامین اور اپنے علاقہ دور و نزدیک کی دینی و دنیاوی خبریں بھیجتے رہیں۔ انکو اخبار مفت ملیگا۔ مضامین اور خبریں دو ہفتہ تک موصول ہونے کے بعد بشرط پسندیدگی بذریعہ خط اطلاع دی جائیگی ؎

المشتہر

ایڈیٹر اخبار نورافشان

ربڑ کے نازے سستے اعلیٰ درجہ کے چھاپے

(۱) فیورٹ ربڑ پرنٹنگ اوٹ فٹ نمبر ۳ معہ کل سامان قیمت عہ
(۲) فیورٹ " " " نمبر ۲ " " " ۱۲
(۳) آفس ربڑ پرنٹنگ اوٹ فٹ سیلف انکنگ پیڈ اور کل سامان عہ
(۴) تاریخ چھاپنے کی مشین کلاں وزنی عرصہ دراز تک کام دیگی قیمت عہ
(۵) تاریخ چھاپنے کی مشین دس سال تک کام آئیگی قیمت عہ
(۶) نمبر لگانے والی مشین جو دس لاکھ تک چھاپتی ہے ۱۲
(۷) سٹنشل ڈپلیکیٹر جس سے نوٹس۔ نوٹس اور سائن بورڈ سنڈے سکول کی تصویروں کے ہیڈنگ نفاست سے چھپ سکتے ہیں
معہ گدی سیاہی برش وغیرہ قیمت ۱۲

المشتہر

سلیم اللہ خان اینڈ کمپنی ٹریڈ سٹمپس مینو فکچررس موچی گیٹ لاہور

رسید زر

سلیم اللہ خان اینڈ کو موچی گیٹ لاہور بابت اشتہار ہے
مسٹر اے۔ ای۔ ڈیوڈ ۱۲
مسٹر طالب الدین صاحب الہ آباد ۱۲
مسٹر پریم داس صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان عہ
کوڑھی خانہ سباٹو معرفت ڈاکٹر کارلٹین صاحب ۱۲
مسٹر ایم۔ سی نیوٹن صاحب ۱۲
ڈاکٹر کارلٹین صاحب بابت ۱۹۰۶ ۱۲
مسٹر ایچ ڈی گریسولڈ صاحب لاہور ہے
مسٹر جی ڈی رامپال صاحب بی۔ اے مرادآباد ہے
مسٹر اے کے صاحب ہیڈکلرک کمشنر آفس الہ آباد ہے
مسٹر موہن لعل صاحب بھرت پور ہے

مسٹر جے۔ ایچ۔ سمارٹ صاحب بریلی ۱۲
پادری ڈبلیو سکاٹ صاحب عہ
پادری داؤد سنگھ صاحب ۱۲
ڈاکٹر سنت سنگھ صاحب لاہور معہ
پادری سی۔ ایچ۔ بٹی سن صاحب فتحپور ہے
گرلس بورڈنگ سکول یو۔ پی سیالکوٹ ہے
مسٹر ایم۔ ڈی گریولڈ صاحب بابت ۱۹۰۶ ہے
بابو ہاسی رام صاحب جلال پور ہے
ڈاکٹر عابد مسیح صاحب راج گڈھ ہے
پادری ڈبلیو۔ جے بریٹن صاحب بسرور ۱۲
مسٹر ایل فرانسس صاحب شکوہ آباد ۱۲
مسٹر جانسٹن سنگھ صاحب بابت اشتہار ۱۲
مسٹر ایس پی۔ ایزک صاحب عہ
مسٹر پریم ناتھ داس صاحب ہے
مسٹر کرنیلیوس صاحب نیم پانی ۱۲
مسٹر سکھ لعل صاحب مین پوری ۱۲
مسٹر جی ہایل طیطس صاحب اوٹا عہ
مسٹر استیفان ایس سنگھ صاحب ۱۲
پادری آر گارڈن صاحب بابت ۱۹۰۶ء عہ
مسٹر بی کے سرکار صاحب فیروز پور بابت ۱۹۰۵ء ہے
پادری ڈبلیو۔ ڈی کے ٹرنر صاحب علیگڈھ بابت اشتہار ہے
مسٹر جی۔ ایس نورمن صاحب فیروزپور ہے
بابت اشتہار سی ایل۔ ایس ہے
مسٹر انتونی روبیر صاحب ہے
پادری جے۔ ہیپرڈ صاحب ہے
مسٹر کے۔ سی۔ سرکار صاحب بابت ۱۹۰۵ء للعہ
پادری لوپن ل صاحب بابت ۱۹۰۵ء عہ
پادری ٹھاکر داس صاحب نیگسن آباد ہے
مسٹر تہور نبی صاحب سرینگر ہے
پادری اے جی گولڈ صاحب قصور ہے

اشتہار

کیا آپ ہندی یا رومن اردو پڑھ سکتے ہیں ؟ اگر پڑھ سکتے ہیں تو ہندی اخبار "کاریگر" یا رومن اردو اخبار "شاہی خدمت" کو خرید کر کیوں نہیں پڑھتے ؟ ان اخباروں کی تعداد اشاعت ۲۰۰۰ ہے۔ ان اخباروں کے خریدار ان کی نسبت یہہ شہادت دیتے ہیں کہ یہہ اخبار ہمارے لئے بہت عمدہ اور مفید ہیں کہ یہہ اخبار ہمارے لئے بہت عمدہ اور مفید ہیں اور بڑی عمدگی سے چھپتے ہیں صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ روانہ فرمادیں اخبار آپ کی خدمت میں فوراً روانہ کیا جاوے گا سالانہ قیمت ان کی صرف تین آنہ ہے۔ درخواستیں پادری چارلس۔ ایچ ٹامس صاحب کے نام پر فتحپور ہنسوا کے پتہ پر آنی چاہئیں

اشتہار

سنڈے سکول میگزین فارسی اردو حروف میں جون ۱۹۰۵ء سے جاری ہے اور ۲۶ یا ۲۰ کے ۳۰ صفحوں پر ہر مہینے دفتر "ایپی" امرتسر سے شائع ہوتا ہے اس میں سنڈے سکول کام کے طریق اور ان کے متعلق خبریں اور نوٹ استادوں کے لئے ہدایات اور سبقوں کی تشریح بیبل کی نیچرل تواریخ وغیرہ اور دعا اور شکر گذاری کے متعلق مضامین چھپتے ہیں قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۱۲ ایک پتہ پر چار یا زیادہ کا پیان کے خریدنے والوں سے بہت رعایت کی جاتی ہے ؛

درخواستیں و ترسیل زر بنام مسز ایم۔ ایل رلیارام شہر امرتسر ہونی چاہئے

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکیمانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دے دیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک مینجنگ ڈائرکٹر
نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۱۲ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۱۲ ۱۲ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گ	ہیر	سے
چوتھائی کالم	ہیر	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	ہیعہ
پورا کالم	عہ	ہیعہ	ہیہ
پورا صفحہ	ہیہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۱۲ ما بعد کے لئے ۱۲ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

(نوٹ) نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول معہ محصول عہ
" " " معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

ضرورت

پنجاب کے ہندوستانی امیدواروں کے لئے لیک میموریل کے متعلق بائیبل کا امتحان۔ اس امتحان میں ۲۳ برس کی عمر کے اندر کے طلبا داخل ہوسکتے ہیں تمام پاس شدہ طلبا کو مبلغ ایکسو پچاس روپیہ انعام اور خوبصورت سرٹیفکیٹ دیئے جائینگے۔ مضامین اور دیگر امور متعلقہ امتحان دریافت کرنے کے لئے جو ۱۹۰۶ء کی جولائی میں منعقد ہوگا۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرو ؛

پادری۔ ایم۔ ای۔ وگرم پشاور

پانچہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ۔ ممیرے کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس ۲۰ روپیہ ممیری سرمہ فی تولہ ۲ ؏ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۔

اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟

۱ - میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلوالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے ۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہنا جالا دھند شبکوری ہر قسم جسکو آنکھ تاکتے ہیں جلن دور کی سی نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے سبب کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اسلئے ہر کسی کیلئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا تکلف یہہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر ایم ۔ بی ۔ سنگھ صاحب بہادر ایم ۔ ڈی ۔ ایس ۔ سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲ - میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی بابت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب آہلوالیہ نے تیار کیا ہے ۔ میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ … بعمر ۴۰ سالہ ساکنہ … پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں ہمیشہ سرخ اور دکھتے ہوئے تھیں ان میں کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگہ نہیں پرو سکتی ۔ اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

۳ - میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور ہو جاتی ہیں استعمال کر کے دیکھا ۔ مفید پایا میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔

۴ - میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلوالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

پانچہزار روپئے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب ۲۵۰۰ ہزار کے ہیں کسی ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی غرض کیلئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے ۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم دائل کے اہتمام سے چھپا